بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیض روحانی محبوب الاولیا الحاج الشاہ

محمد حمید الرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ

غیر مقلدین کو مساجد سے نکالنے کا حکم

مستفتی، محشی، مصدق

تاجدار ترہت علامہ محمد عبدالرحمٰن محبّی قادری

(ولادت: ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء — وفات: ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء)

مفتی و محقق

خاتم المحدثین حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی

تسہیل و تقدیم

قاضیِ شریعت مفتی محمد وجہ القمر رضوانی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند

ناشر

محبّی اکیڈمی پوکھر ٹولہ، بسفی، مدھوبنی، بہار

نام کتاب : **غیر مقلدین کو مساجد سے نکالنے کا حکم**

تصنیف : علامہ محمد عبدالرحمٰن محبّی قادری رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل و تقدیم : خلیفہ مفتی اعظم ہند مفتی محمد وجہ القمر رضوانی

اشاعت اوّل : باہتمام: خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ لعل محمد مدراسی کلکتوی

اشاعت دوم : باہتمام: خلیفۂ اعلیٰ حضرت قاضی عبدالوحید عظیم آبادی پٹنہ

اشاعت سوم : قاضی شریعت مفتی اشرف رضا مصباحی باتھوی ممبئی

اشاعت چہارم : باہتمام: محبی اکیڈمی بسفی مدھوبنی بہار

کمپوزنگ : محمد عالم گیر مصباحی (گریڈیہہ)

صفحات : ۴۲ تعداد: ۱۱۰۰

ناشر : محبّی اکیڈمی، پوکھرٹولہ، بسفی، مدھوبنی، بہار

ای میل : anjumannooreislam1@gmail.com

ویب سائٹ : www.anjumannooreislam.com

Published By:

Muhibba Academy

Pokhartola (Bisfi) **Post:** Bherwa **Via:** Kamtaul **Dist:** Madhubani **Pin:** 847304 Bihar India

9113426815Mob:9430866584/

E-mail: muhibbaacademy@gmail.com

فہرست کتاب

شرف انتساب

پیش نگاہ رسالہ انفع الشواہد چوتھی بار طباعت کے مراحل سے گزر رہا ہے جس کی پہلی طباعت ناشر سنیت ورضویت مخزن المحاسن ناصر ملت خلیفہ اعلی حضرت حضرت علامہ الحاج لعل محمد خاں رضوی مدراسی ثم کلکتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اہتمام سے ہوئی تھی اس لئے چوتھی اشاعت کو حضرت موصوف سے منسوب کر کے یادگار بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

میری مشاطگی کی کیا ضرورت ہے حسن معانی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے حنا کی لالہ بندی

نیاز مند علما و مشائخ
اسیر مجی انجم مصباحی

عرض انجم

ریحان رضا انجم مصباحی
بانی محبّی اکیڈمی، پوکھر ٹولہ، مدھوبنی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

امابعد! پیش نگاہ تاجدار تہت فقیہ اسلام عارف باللہ حضرت علامہ محمد عبدالرحمن محبی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا مسئلہ مستفسرہ بنام انفع الشواہد لمن یخرج الوہابین عن المساجد المعروف غیر مقلدین کو مساجد سے نکالنے کا حکم طباعت کے مراحل سے گزرنے کو تیار ہے۔

سرکار محبی قادری نظامی فخری نے مسلۂ مذکورہ سے متعلق خاتم المحدثین علامہ وصی احمد محدث سورتی ثم پیلی بھیتی سے سوال کیا جس پر حضرت محدث سورتی نے بڑا جامع جواب ارسال فرمایا سوال و جواب کے ساتھ سب سے پہلے اس فتویٰ کو خلیفہ اعلیٰ حضرت مرد مجاہد حضرت لعل محمد مدراسی ثم کلکتوی بے اپنے اہتمام سے شائع کیا اس کے بعد سرکار محبی علیہ الرحمہ نے فتویٰ پر حاشیہ لکھا اس کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کے علاوہ چند علما کی تقریظ و تصدیق حاصل کی گئی پھر اس کو ماہنامہ تحفۂ حنفیہ پٹنہ شائع کیا گیا زیر نگاہ تحفۂ حنفیہ کا مطبوعہ نسخہ ہی ہے تقریبا 25/سال قبل اس فتویٰ کو نمونہ اسلاف قاضئ شریعت خلیفہ محبوب الاولیاء و تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج مفتی اشرف رضا قادری زید مجدہ قاضئ شریعت ادارہ شرعیہ مہاراشٹر نے بھی کچھ ضروری حاشیہ کے ساتھ شائع فرمایا تھا۔

اب جبکہ مجبی اکیڈمی مدھوبنی بہار کے زیر اہتمام رسائل سرکار مجبی کی جدید ترتیب وتحقیق کے ساتھ اشاعت کا جاری ہے قاضی مہاراشٹر حضرت مفتی اشرف رضا قادری مصباحی صاحب سے متعدّد بار اس نسخہ کو حاصل کرنے کی کوشش کیا لیکن کامیابی نہ مل سکی اس کی سب سے اہم وجہ حضرت کی ذاتی لائبریری میں نادر ونایاب وکتب ورسائل کی کثرت جہاں انفرادیت کا مقام رکھتی ہے وہیں غیر منظم ہونے کے سبب بروقت استفادہ مشکل ہو جاتا ہے۔

بالآخر چوتھی اشاعت کے لئے مفتی محمد وجہ القمر صاحب سے اس کی تسہیل وتخریج کا کام حاصل کرنے میں کامیابی مل گئی اور چوتھا ایڈیشن نظر قارئین کرنے میں کامیابی حاصل کرلیا مجھے امید ہے اہل علم پسندیدگی کی نگاہ سے قبول فرمائیں گے رسالہ کو غلطی سے بہت حد تک بچانے کی کوشش کی گئی ہے پھر بھی کچھ کمی ہو تو مطلع کیجئے تاکہ آئندہ اس کمی کی اصلاح کردی جائے۔

اسیر مجبی انجم مصباحی

ڈائریکٹر مجبی اکیڈمی بسفی مدھوبنی بہار

1/ جولائی 2025ء

تقدیم

خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند قاضیٔ شریعت پیر طریقت حضرت علامہ الحاج
مفتی محمد وجہ القمر رضوانی زید مجدہ
خانقاہ نقشبندیہ رضوانیہ
نانپور سیتامڑھی بہار

باسمہٖ تعالیٰ وحبیبہٖ اعلیٰ

اس وقت میرے پیش نظر: انفع الشواھد لمن یخرج الوھابین عن المساجد: کتاب ہے جس کے سرورق پر تاریخ تحریر ۲۸۔ذوالقعدہ ۱۳۲۱ھ تحریر ہے جس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے یہ تحریر ۱۰۲۴ سال پرانی ہے، جو تاجدار ترہت، رہبر شریعت، مرشد طریقت حضرت علّامہ مفتی ابوالولی عبدالرحمٰن قادری (ولادت ۱۲۷۲ھ=۱۸۵۶ء۔وصال:۱۳۵۱ھ=۱۹۳۲ء) کے استفسار پر حضرت خاتم المحدثین علّامہ وصی احمد محدث سورتی ثم پیلی بھیتی نے رقم فرمایاہے، جس پر کئی اکابر علمایے علّام، محققین زمانہ کی تصدیقات ہیں، جن میں مجدد دامت، امام اہل سُنّت حضرت امام احمد رضاخان علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ جلیل قابل ذکر ہے جو نہ صرف تقریظ بلکہ دادو تحسین کے ساتھ دعائیہ کلمات پر مشتمل ہے۔

ذرا غور فرمائیں مستفتی ماہر علم وفن ماحی فتن، رہبر اہل ایماں، مناظر زماں، محدث یگاں، مفسر قرآں حضرت ابوالولی مولانا مفتی عبدالرحمٰن قادری نورالحلیمی محبِّ اعلیٰ حضرت ہیں تو مجیب ومفتی خاتم المحدِّثین سندالمحدِّثین حضرت علّامہ وصی احمد سورتی ثم پیلی بھیتی معتمد اعلیٰ حضرت ہیں اور مصدق امام اہل سُنّت فقیہ اعظم ہندوستاں مجدد زماں حضرت علّامہ الحاج الشاہ مفتی احمد رضاخان ہیں جن کی عبقری شخصیت اہل علم ودانش کی باگاہوں میں مسلم معظم، محترم ہے۔یہ ارواح ثلٰثہ اپنی اپنی جگہ بحر علم وحکمت، آفتاب فضل وکمال تھے، ان لوگوں نے ایسے تابندہ نقوش چھوڑے ہیں، ان کے نقوش قدم نشان منزل ہیں، میں یقین کامل کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ سرکار محدّثی کوایسے

معاصر ملے ہیں جن کی دانش ودانائی پر اکابر علماء وافاضل کو ناز ہے۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ یہ حضرات اس درجے کہ مسند نشینِ عرفان وآگہی تھے کہ قصر عرفان کے سجّادگان بھی ان کی قدم بوسی کرتے تھے۔

اب ذرا ان کی قدر ومنزلت دیکھئے ان تینوں کے درمیان قلبی لگاؤ۔ آپس میں میل ومحبّت تھی، دینی جذبہ تھا، اخلاص وللّٰہیت تھی، ایک دوسرے کی عزّت وتکریم کرتے تھے، ایک دوسرے پر بڑا اعتماد تھا۔

ضروری ہے کہ ان حضرات کی عزومنزلت جاننے کے لیے اُن کی شانِ عالی آپ کے پیش نظر کردوں۔

امام اہل سُنّت مجدد دین وملّت بحر علوم شریعت، شہنشاہ اسرار معرفت وطریقت حضرت علّامہ اما، احمد رضاخان علیہ الرحمۃ والرضوان صوبہ اتر پردیش کے مشہور ومعروف شہر بریلی شریف میں ۱۰۔ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ = ۱۴۔ جون ۱۸۵۶ء بریلی شریف میں ہوئی۔ آپ کے جد گرامی وقار نے اپنے پیارے پوتا کا نام مبارک: احمد رضا تجویز فرمایا اور آپ کے والد گرامی امام العلماء حضرت علّامہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے فرزند اکبر فقیہ اسلام مجدد اعظم کا نام: احمد رضا خان منتخب فرمایا اور آپ اسی نام سے اقصائے عالم میں مشہور ومعروف ہوئے۔ بزرگوں کے رسم وروایات کے مطابق ۴۔ سال ۴۔ ماہ کی عمر شریف میں آپ کی

بسم اللہ خوانی ہوئی اور ۱۴۔۔۔۔۔۔۔۔ سال کی کم عمر عنفوان شباب میں ۵۴ علوم وفنون کی تحصیل کرکے فارغ التحصیل ہوئے۔ اُن علوم پر آپ کی تصانیف شاہد ہیں۔ یوں ہر ایک تصنیف در نایاب گوہر بیش بہا ہے لیکن: العطایا النبویہ فی فتاوی الرضویہ: جو ۱۲ جلدوں پر مشتمل ہے اور اب اس کی تشریح ۳۰ جلدوں میں مارکیٹ میں آچکی ہے، جس کا ہر ہر سطر دلائل وبراہین سے مزین ہے۔ یہ ایسی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کا مطالعہ اپنے تو اپنے غیر بھی قدر کی نگاہ سے کرتے ہیں۔ اردو زباں میں یہی ایک کتاب ہے جو ہر ایک کے نزدیک مسلم ہے اور ہر مکتبہ فکر کے دارالا فتاء کی زینت ہے، آپ کی ذات گرامی سے دو صدی پہلے اور اب تک کوئی آپ جیسا مجدد وصاحبِ تصانیف کثیرہ نہیں گزرا آئندہ اللہ علیم وخبیر ہے۔ آپ کے خدمات دینی وملی کثیر ہیں جسے

گنوانے کے لیے ایک دفتر نہیں کئی دفتر چاہیے۔آپ کی ایک امتیازی شانِ عالی یہ بھی ہے کہ آپ کے ذاتی کمالات، دینی خدمات، مکارم اخلاق وحسنات اور دیگر عالی صفات پر جتنی کتابیں تصنیف کی گئیں آپ کے معاصرین میں سے کسی پر نہیں لکھی گئی۔ یہ بھی آپ کے فضل وکمال کی بیّن دلیل ہے۔

انہی فضل وکمال کی وجہ سے تاجدار ترہٹ محبِّ اعلیٰ حضرت رہبر شریعت وطریقت حضرت علّامہ حافظ عبدالرحمٰن محبّی کو امام اہل سُنّت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان سے بڑی عقیدت ومحبّت تھی۔ حضرت محبّی ہمیشہ اعلیٰ حضرت کو نجی محفل ہو یا عوامی مجلس ہر گام پر احترام واکرام سے یاد فرماتے تھے۔آپ کے نزدیک امام احمد رضا خان کا نام مبارک حق وباطل کے درمیان تمیز کا پیمانہ تھا۔اعلیٰ حضرت سے آپ کی عقیدت آپ کے اس جملہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں: میں مولانا احمد رضا صاحب لازالت شموس افاضتہ طالعۃ کا شاگرد نہیں، مرید نہیں البتہ میں انہیں بحر ذخّار علوم دینیہ اور رسمیہ متعارفہ جانتا ہوں اور اس وقت ہندوستان میں اُن کا ثانی نظر نہیں آتا۔بے شک اللہ تعالیٰ نے انھیں جمیل بنایا ہے۔

تاجدار ترہٹ حضرت سرکار محبّی کی امام اہل سُنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان سے دو ملاقاتوں کا ذکر ملتا ہے اور تیسری ملاقات یوں ہوئی کہ آپ نے امام اہل سُنت کو دعوت دی مگر کسی وجہ آپ تشریف نہیں لائے اور اپنی جگہ اپنے فرزند اکبر کو ایک خط دیکر روانہ فرمایا جس میں تحریر تھی کہ میری جگہ میرے فرزند مونا حامد رضا کو سمجھیں اور کچھ تحفے بھی ارسال کئے۔ اسی خط میں اعلیٰ حضرت نے آپ کو محبّی سے یاد فرمایا اور یہ ایسا بافیض ثابت ہوا کہ آپ اسی سے مشہور ومعروف ہو گئے۔

سند المحدثین خاتم المحدثین حضرت علّامہ وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے تاجدار ترہٹ سرکار محبّی علیہ الرحمہ کے بڑے مخلصانہ ودوستانہ تعلقات تھے آپ سے تا حیات رسم وراہ رہی رہی۔ ایک محدث وقت۔ فاضل علوم اسلامیہ ہونے کی وجہ سے آپ اُن کی بڑی قدر فرماتے

تھے۔ آپ کی ولادت مبارکہ ۱۸۳۶ء ضلع رندیر گجرات میں ہوئی اور وصال ۱۹۱۶ میں ہوا جبکہ سرکار محشیؒ کا وصال ۱۹۳۲ء میں اس لحاظ سے آپ سرکار محشیٰؒ کے ہمعصر اور صدیق رفیق تھے اور اعلیٰ حضرت سے بھی بڑے عمدہ تعلقات اور دوستانہ روابط تھے یہی وجہ تھی ۱۳۰۱ ہجری میں آپ نے ذاتی رقم سے زمیں خرید کر پیلی بھیت کی سرزمیں پر مدرسۃ الحدیث کی بنیاد امام اہل سُنّت مجدد اعظم کے ہاتھوں رکھوائی۔

آپ کی تبحر علمی کا شہرہ سُن کر ملک ہند کے مختلف گوشے سے تشنگان علوم کشاں کشاں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ آپ نے مدرسۃ الحدیث میں تقریباً ۴۰۔ سال تک دیگر علوم کے ساتھ خاص طور پر درس حدیث کی محفل سجائی جہاں سے محدثین کی ایک مقدّس جماعت تیار ہوئی۔ حضرت صدر الشریعہ اعظمی، اُستاذ الاساتذہ مولانا سلیمان اشرف بہاری، قطب مدینہ علّامہ ضیاء الدین مہاجر مدنی، علّامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی، محدّثِ اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی، حضرت علّامہ عبدالاحد رضوی پیلی بھیتی، علّامہ عبدالحق محدّث پیلی بھیتی، علّامہ مشتاق احمد رضوی کان پوری، علّامہ نثار احمد کان پوری، شہزادہ محدّث علی پوری، علّامہ خادم حسین علی پوری علیہم الرحمۃ والرضوان پیدا ہوئے جنھوں نے علوم دینیہ کی بیش بہا خدمات انجام دی خاص کر علم حدیث کا فیضان ملک وبیرون ملک پہنچایا۔ آپ صاحب تصنیف وتالیف بھی تھے۔

ایک متبحر عالم دین ہونے کی حیثیت سے حضرت محشیؒ، محدّث سورتی سے بہت پیار فرماتے اور آپ کی قدر فرماتے تھے جب کبھی کسی مسئلے کا محققانہ جواب مطلوب ہوتا تھا تو آپ سے استفسار فرماتے تھے۔ محدث سورتی سے آپ کی محبّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے خزینۃ العلماء سرزمین پوکھریرا پر چار روزہ تاریخ ساز کانفرنس کا انعقاد ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲ صفر المظفر ۱۳۱۸ھ میں فرمایا تو جہاں آپ نے اکابر علماء کو مدعو فرمایا امام المحدثین کو خاص دعوت دی اور آپ لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ محدّث سورتی آپ کی تحریر پر اس قدر اعتماد فرماتے تھے کہ آپ کی کئی کتابوں پر آپ کی تقریظ تحریر ہے۔

تاجدار ترہت محبّ اعلیٰ حضرت

ابوالولی حضرت علّامہ حافظ مفتی عبدالرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان پکھریروی

آپ کی ولادت باسعادت۔۔۔۔ ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ء میں ایک علم دوست صدیقی خانوادہ کے اندر ضلع مظفرپور (موجودہ سیتامرہی) بہار میں ہوئی زہے اتفاق کی سن ولادت اور اعلیٰ حضرت کی سن پیدائش ایک ہی ہے اس لحاظ سے آپ اعلی حضرت کے نہ صرف ہمعمر، ہمعصر، ہم مشن بھی تھے۔آپ کا مسلک ومذہب اور مشرب اعلیٰ حضرت کا مسلک ومذہب اور مشرب ایک تھاآپ اعلیٰ حضرت کے خدمات عالیہ میں ہمیشہ مخلص ممددو

معاون رہے۔

یوں توآپ کے بہت کارنامے ہیں لیکن سب سے بافیض کارنامہ یہ ہے کہ علم دین کی اشاعت کی خاطر پکھریرا کی سرزمین پر ۱۳۱۰ ہجری میں: مدرسہ نورالہدیٰ کی بنیادرکھی۔جب کہ اُس وقت علاقے ترہت میں سنیوں کی درسگاہ نہیں تھی، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے بریلی شریف کی سرزمین پر جو مدرسہ بنام: منظراسلام: قائم فرمایااس سے بھی یہ مدرسہ ۱۲سال قدیم ہے۔

اس درسگاہ کی مسند صدارت پر جلوہ افروز ہوکرآپ نے علوم معرفت وشریعت کے فیضان سے کئی ایک کوفیضیاب فرمایا۔ آپ سے فیض یافتگان میں آپ کے ولی اکبرحضرت مولانا ولی الرحمان خلیفہ حجۃ الاسلام، حضرت علّامہ حکیم عطاء الرحمٰنخلف ثانی، حضرت علّامہ رحیم بخش باتھوی خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ محدّث احسان علی فیض پوری خلیفہ حجۃ الاسلام، مفتیِ نیپال حضرت مفتی انیس عالم نیستوی در بھنگوی ثم سیوانی امین شریعت ثانی بہار، حضرت علّامہ شفاء الرحمٰن پکھریروی خلیفہ حجۃ الاسلام، حضرت علّامہ عظیم الدین فاضل بہاری، حضرت علّامہ الحاج خلیل الررحمٰن نواسہ اکبر حضرت محشّی، حضرت علّامہ غفران احمد پکھریروی علیہم الرحمہ کا شمار ہوتا ہے ان حضرات کے علمی کارناموں کی وجہ سے سرکار محشّی کی جلالت علمی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت سرکار محشّی اپنے وقت کے بہترین واعظ مقرر دلپذیر، متبحر عالم دین، مایہ نازمدرس، فقیہ زماں، مفتیِ ذیشان، رہبر شریعت، شیخ طریقت مفسر قرآن، مناظر اہل سُنّت کے ساتھ مصنف

بیمثال تھے، آپ کی تحریر سے اسلامی صحافت آشکارااور رموز واسرار عارفانہ ہویدا ہے ، مختلف عناوین پرآپ کی شاہکار تصانیف کثیرہ موجود ہے۔ میرے سامنے جو کتاب ہے اس کی پشت پر ۴۱ کتاب کی لسٹ رقم ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے آپ زہرہ نگارادیب وصحافی تھے، آپ کی تصنیف محققانہ ہے۔

آپ کی طرز نگارش کی پختگی کااندازہ اس سے بھی لگایاجاسکتا ہے کہ آپ کی تصنیف پر سرکار اعلیٰ حضرت کی تقریظ اس بات کی شہادت ہے کہ سرکار محشیؒ کی تصنیف مدلل محقق ہے۔ سرکار محشیؒ علیہ الرحمہ کو مجدد اعظم کن نگاہوں سے دیکھتے تھے مندرجہ تحریر سے اندازہ ہوتا ہے۔

فقیر غفرلہٗ المولیٰ القدیر اس رسالہ (الحبل القویٰ لِھدایۃ الغویٰ) کامطالعہ کیا۔ حق سُبحانہ تعالیٰ مولاناالمکرم ، ذی المجد والکرم، سالک طریق الامم، حامیِ سُنن، ماحی فتن، نجدی شکن، وہابی فگن، مولانامولوی محمد عبدالرحمٰن معروف بمحشیؒ جزاہ اللہ سبحانہ اجزاء الاحباء کو تائید دین وتبکیت مفسدین واہانت معاندین کے ساتھ قائم ودائم رکھے۔ آمین

جانبین وطرفین کی الفت وعقیدت بڑی نرالی ہے۔ سرکار محشیؒ کے بارے میں مجدد اعظم کا بڑا عمدہ خیال ہے۔ سرکار محشیؒ نے بھی تا حیات آپ سے رابطہ استوار رکھا اور زندگی بھرآپ سے منسلک رہ دین کی خدمت کرتے رہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان خدمات کو قبول فرماکراجرعظیم اور جزاءِ جمیل عطاء فرمائے آمین بجاہ سیدالمرسلین واالہ وصحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔ فقط طالب دعاء

محمد وجہ القمر رضوانی

خادم: خانقاہ غوثیہ نقش بندیہ آبادانیہ نوریہ رضوانیہ

نان پور۔ سیتامری۔ بہار

تاریخ تحریر ۱۱۔ جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۴۔ دسمبر ۲۰۲۴ء روز ہفتہ

طبع اول کا سرورق

انفع الشعوا لمن هدى بنج الفقها بتبيين عن ظن البندجن

مسئلہ مستفسرہ حضرات اہل سنت وجماعت درستیامڑھی بالخصوص مولانا مولوی محمد عبدالرحمن صاحب
مجتبٰی پوکھریروی مظفرپوری ۲۸ ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمائی کرام اس مسئلے مین کہ غیر المقلدین وہابیہ جو چار مذہب سے باہر اور تقلید کے منکر ہین اونکے پیچھے نماز پڑھنا اور ملنا بولنا شادی بیاہ برادری کرنا جائز ہی یا نہین۔ اگر ہم حنفی اونکے پیچھے نماز پڑھین یا اونکو اپنے پیچھے پڑھنے دین تو جائز ہی یا نہین اور اپنی مسجد وں مین اونکو آنے دینا چاہیے یا نہین بینوا توجروا

الجواب وھو ملھم الحق والصواب

رب زدنی علما غیر المقلدین مذکورین خذلھم اللہ تعالیٰ وطھر عنھم حوزۃ الدین کے پیچھے نماز پڑھنا انکے ساتھ محبت سے پیش آنا اخلاص سے ملنا شادی بیاہ کرنا برادری رکھنا بالکل ناجائز اور حرام اور خلاف ارشادات عزیز علام مخالف ہدایات سید ابرار ہادی الانام علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام ہی اسواسطے کہ وہ منکر تقلید ہین جو آیہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون سے ثابت اور اس سے عدول شریعت مطہرہ کے دائرے سے خروج اور وادیٔ تیہ ضلال وتکال ہین ولوج ہی امام ابن مردویہ خادم حضرت ختم نبوت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ان الرجل لیصلی ویصوم ویحج ویعتمر ویغزو وانہ لمنافق قیل یا رسول اللہ بما ذا دخل علیہ النفاق قال لطعنہ علی امامہ وامامہ من قال اللہ فی کتابہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیشک آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج وعمرہ وجہاد کرتا ہی اور بیشک وہ منافق ہی عرض کیا گیا یا رسول اللہ نفاق اوسمین کہان سے آیا فرمایا اسلیے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہی اور امام اوسکا وہ ہی جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم مین فرمایا علما سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ امام ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ جو دین کے امام مانے گئے ہین اور شرق سے غرب تک کافۂ انام تمام اہل اسلام اونکو پیشوا جانتے ہین اپنی کتاب التاویلات مین قول اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کی تفسیر مین بیان کرتے ہین

اَنفَعُ الشَّوَاھِدُ لِمَن یَّخرُ الوَھَابِیِّین مِنَ المَسَاجِدُ

مسئلہ: مستفسرہ حضرات اہلِ سُنّت و جماعت در سیتامڑھی۔ بالخصوص مولانا مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب

محشّٰی پوکھریروی۔ بتاریخ ۲۸/ ذی القعدہ ۱۳۲۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمائے کرام اس مسئلے میں کہ غیر المقلدین وہابیہ جو چار مذہب سے باہر اور تقلید کے منکر ہیں، اُن کے پیچھے نماز پڑھنا اور ملنا، بولنا، شادی بیاہ برادری کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ہم حنفی اُن کے پیچھے نماز پڑھیں یا اُن کو اپنے پیچھے نماز پڑھنے دیں تو جائز ہے یا نہیں اور اپنی مسجدوں میں اُن کو آنے دینا چاہیے یا نہیں۔ **بینوا توجروا**

الجواب وھو ملھم الحق والصواب

ربِّ زِدْنِیْ عِلْمًا: غیر المقلدین مذکورین **خذلھم اللہ تعالیٰ وطھر عنھم حوزۃ الدین** کے پیچھے نماز پڑھنا اُن کے ساتھ محبت سے پیش آنا، اخلاص سے ملنا، شادی بیاہ کرنا، برادری رکھنا بالکل ناجائز و حرام اور خلاف ارشادات عزیز علام مخالفتِ ہدایات سید البرایا والانام علیہ وعلی آلہٖ الصلوٰۃ والسلام ہے اس واسطے کہ وہ منکر تقلید ہیں جو آیۂ

فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ (النحل:43)-

ترجمہ: تو پوچھو اہل علم اگر تم نہیں جانتے، سے ثابت اور اس سے عدول شریعت مطہرہ کے دائرے سے خروج اور ورطۂ تیرۂ ضلال و نکال میں ولوج ہے۔

امام ابن مردویہ خادم حضرت ختم نبوت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ : سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللہ ﷺ یقول اِنَّ الرجل یصلّی ویصوم ویحجّ ویعتمر ویغزو وانہٗ منافقٌ قیل یارسول اللہِ بماذادخل

علیہ النفاق قال لطعنہٖ امامہ وامامہٗ من قال اللہ فی کتابہٖ ،

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(النحل:43-

ترجمہ: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے بے شک آدمی نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے عمرہ وجہاد کرتا ہے اور بے شک وہ منافق ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اُس میں نفاق کہاں سے آیا۔ فرمایا اس لیے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اور اس کا امام وہ ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں فرمایا اگر تم نہیں جانتے ہو تو علماء سے پوچھو۔

امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو دین کے امام مانے گئے ہیں اور شرق سے غرب تک کافۂ انام تمام اہل اسلام اُن کو اپنا پیشوا جانتے ہیں۔ اپنی کتاب "التاویلات" میں قولِ اللہ تعالیٰ: فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(النحل:43 کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں۔

هو الامر بالسئوال ای سئلوا اهل الذکر و قلدوهم و اسألوا عنهم لانهم یعلمون ذالك: یہ آیت کریمہ علما سے سوال کا حکم فرماتی ہے۔ یعنی اہل ذکر سے پوچھو اور اُن کی تقلید کرو اور اہل ذکر وہی اولوالامر ہیں: اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء 59)- میں مذکور ہیں اور اولی الامر سے مراد اہل فقہ اہل مجتہد فی الدین ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور حاکم اپنی سندوں سے رئیس المفسرین حِبر الامۃ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اولی الامر کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ اولی الامر منکم یعنی اهل الفقہ والدین واهل الطاعۃ اللہِ الذین ؔ یعلمونَ النّاسَ معانی دینهم ویامرونهم بالمعروف وینهونَ عن المنکر فاوجب اللہُ طاعتهم علی العبادِ۔ صاحبان حکم سے مراد اہل فقہ ودین واہل طاعتِ الٰہی ہیں جو لوگوں کو اُن کے دین کے معانی سکھاتے ہیں

۔اور انھیں اچھی بات کا حکم فرماتے ہیں اور بری بات سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اُن کی اطاعت فرض کر دی ہے۔

اور سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم، امام مجاہد سے اسی آیت کی تفسیر میں راوی ہیں۔ واولی الامر منکم قال الفقھا، صاحب امر فقہا ہیں۔ اس قدر پر تو اجماع قطعی موجود بلکہ بتصریح علماء ضروریات دین میں معدود۔

علّامہ شمس الدین حمزہ فناری علیہ الرحمۃ الباری: فصولُ البدائع فی اصولِ الشرائع میں فرماتے ہیں۔ وجوب العملِ بماادی الیہ اجتھادالمجتھدِ علیہ و علیٰ مقلدیہٖ من ضروریاتِ الدینِ۔ انتہیٰ۔

اور جو شخص کسی امر ضروری کا ضروریات دین سے انکار کرے وہ کافر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کافر ذِمّی نہیں بلکہ مرتدین ہیں اور مرتدوں کو مسجد میں جگہ دینا بالاجماع ناجائز ہے۔ علاوہ ازیں یہ حقدار بن کر مسجدوں میں بطور استعلا (اراکین و منتظمین بن کر) آنا چاہتے ہیں اور کسی کافر کو اگرچہ ذِمّی ہو اس طرح سے مسجد میں آنے دینا بالاجماع حرام اور موجب ہتک حرمتِ شعائر اللہ (شعائر اللہ کے تقدس واحترام کی پامالی کا سبب) ہے اور اُس کی عزت علامت متقیین کی۔ قال اللہ تعالیٰ: وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (الحج:32)

ترجمہ: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے

کافر تو کافر بدعتی جو خلاف اہل سُنّت ہو گو ایک ہی عقیدہ میں خلاف رکھتا ہو اُس سے بھی میل جول رکھنا۔ بیاہ شادی کرنا۔ اُس کی تعظیم و تکریم بجالانا اُس کو امام بنانا اُس کو صدر کی جگہ بیٹھانا حتیٰ کہ اُس کے ساتھ ہمنشینی کرنا۔ اُس کے پاس بیٹھنا ممنوع اور اُس کی تحقیر واہانت اور طرد وابعاد (دھتکارنا اور دور رکھنا) ضروری ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ

عَشِيْرَتَهُمْ -(المجادلة:22)۔ ترجمہ:یعنی نہ پائے گا اُن کو جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔

دوسرے مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ -(الھود:113)۔

ترجمہ:یعنی نہ میل کرو نہ جھکو ظالموں کی طرف تو جلائے تم کو دوزخ کی آگ۔

تیسری جگہ اللہ تعالیٰ ہدایت فرنا تا ہے:وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (الانعام:68)۔

ترجمہ: اور اگر شیطان تجھ کو بھلائے تو ظالموں کے پاس یاد آنے پر مت بیٹھو۔

علامہ اجل مفسّر بے بدل حضرت ملّا جیون رحمۃ اللہ تعالی علیہ تفسیرات احمدیہ میں اِس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں ۔ اِنَّ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ هُمُ الْمُبْتَدِعُ والْفَاسِقُ وَالْكَافِرُ والْقُعُوْدُ مَعَ كُلِّهِمْ مُمْتَنِعٌ۔

ترجمہ: یعنی ظالم لوگوں سے مراد بدمذہب و فاسق اور کافر ہیں اور اُن کے پاس بیٹھنا منع ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے عن مسلم بن يسار، عن أبي هريرة ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ (وأخرجه أحمد في "مسنده" (8596) ۔

ترجمہ: سرورِ عالم حضور اقدس ﷺ نے فرمایا آخر زمانے میں کچھ جھوٹے فریبی مکّار ہوں گے تمھارے پاس وہ باتیں لائیں گے جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے نہیں سنی ہوں

گی۔ یعنی جھوٹی حدیثیں بیان کریں گے۔ باطل احکام فاسد عقیدے دل سے گڑھیں گے۔ (مثلاً کوئی کہے گا کہ تقلید حرام ہے اور اُس کا مرتکب بدعتی ہے۔بلکہ مشرک مستحق عذاب مدام (ہمیشہ عذاب میں رہنے والا)[1]

کوئی باری عزوجل کو معاذاللہ امکان کذب باری کی تہمت لگائے گابلکہ عیاذ باللہ اسے کاذب بالفعل کہنے کو ہلکا جانے گا اس سخت سے سخت کفر صریح کو ضلالت تو کیا فسق بھی نہ مانے گا۔[2]

کوئی حضور اقدس سیدالمرسلین عالم ماکان ومایکون ﷺ کے علم اقدس پر اپنے بزرگ ابلیس لعین کے علم کو تفضیل (فوقیت) دے گا ۔[3]

---

[1] قولہ کوئی باری عَزَّوَجَلَّ پر معاذ اللہ امکان کذب کی تہمت لگائے گا(اللہ کی پناہ اللہ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے) یہ مسئلہ اسماعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی میں اختراع کیااور عامۂ وہابیہ نے براہ تقلید جامد کورانہ اس کا اتباع کیا۔ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ امام اہل سنت مولاناوسیدنامولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی دام فریضہ وعمل نوالہ مے سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح میں اس کی اوراس کے اعوان وامصار کی خوب دھجیاں اڑائی ہیں علماو طلبۂ اہل سنت کولازم ہے کہ اس مبارک مبسوط رسالہ دافع ریب وارتیاب کے مطالعہ سے فیض یاب ہوں۔ ۱۲
مولانا مولوی عبدالرحمن محجی

[2] قولہ بلکہ عیاذ باللہ اسے کاذب بالفعل الی آخرہ
مولوی رشیداحمد گنگوہی نے اولا باتباع اسماعیل دہلوی براہین قاطعہ میں اسی امکان کتب پر اقتصار کیا پھر بحکم آنکہ قدمی فسق پیشتر بہتر ضلال سے ترقی کر کے کفر خالص اختیار کیااوراپنے ایک مہری دستخطی فتوی میں کہ بعض فضلائے اہل سنت کے پاس موجود محفوظ ہے اور سالہاسال سے بمبئ وغیرہ میں مع رد بار ہاطبع ہوا ہے۔ صراحۃ لکھ دیا کہ جو باری عزوجل کو معاذاللہ کاذب بالفعل کہے اسے گمراہ وفاسق نہ کہوا گلے بہت ائمہ کا بھی یہی مذہب تھافقط تاویل میں خطا ہوئ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
۱۲/ مولانا مولوی عبدالرحمن محجی

[3] قولہ کوئی حضور اقدس ﷺ عالم ماکا ومایکون الخ یہ کلمہ بھی گنگوہی مذکور کے براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ میں ہے۔

کوئی سید عالم ﷺ کے علم کو بچوں اور پاگلوں اور جانوروں کے برابر کہے گا۔ [1]

کوئی حضور اقدس خاتم الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کی ختم نبوت سے در پردہ تاویل اور تحریف (ہیر پھیر) معنوی صاف منکر (انکار) ہوکر حضور ﷺ کے بعد (نئے) جدید نبی کا پیدا ہونا جائز مانیگا۔[2]

کوئی حضور پر نور ﷺ کی حیات حقیقی (اصل زندگی) سے منکر ہوکر معاذاللہ مرکر مٹی میں مل جانے کا ناپاک ملعون لفظ شان اعلیٰ میں استعمال کرے گا اور بکمال بے حیائی وناپاکی خود (اپنے سے) سرور عالم ﷺ پر اِس خبیث لفظ (برے لفظ) کی تہمت لگائے گا۔[3]

کوئی بے دین وبے ایمان معاذاللہ نماز میں حضور سید المرسلین ﷺ کی طرف خیال لے جانے کو گدھے کے خیال میں سراپا ڈوب جانے سے بدر جہاں بدتر بتائے گا۔[4]

کوئی ضروریات دین صریح تحریفات معنوی کرکے جنت و دوزخ اور حشر اجساد (جسم) ملک (فرشتہ) جن وشیطان اور وحی وآسمان ومعجزات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سب سے منکر ہوجائے گا۔ قرآن عظیم کو بزور زبان وزور بہتان مزعومات باطلئہ نصاریٰ کی طرف

---

[1] قولہٗ کوئی سید عالم ﷺ کے علم کو بچوں، اور مجنونوں، چوپایوں الخ یہ وقول بدتراز بول رشید احمد کے چیلے نے اپنی چوورقی کتاب خفض الایمان مسمّیٰ حفظ الایمان میں لکھا ہے۔

[2] قولہٗ کوئی حضور خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام الخ یہ مکروۃ لفظ محمد قاسم نانوتوی نے ظہیر الوسواس مسمّیٰ بہ تحذیر الناس میں لکھا ہے۔

[3] قولہٗ کوئی حضور پر نور ﷺ کی حیات حقیقی (یعنی حیات النبی) کا منکر الخ یہ اسماعیل دہلوی کتاب تفویۃ الایمان مسمّیٰ بہ تقویۃ الایمان میں ہے۔

[4] قولہٗ کوئی نماز میں حضور سید المرسلین کی طرف خیال لے جانے کو الخ یہ اسی اسماعیل بے دین کی صراط مستقیم ہے۔

ڈھال لے جائے گا۔[1]

کوئی عقیدۂ حقّہ نزول سیدنا عیسیٰ مسیح ابن بتول مریم رسول اللہ وکلمۃ اللہ علیہ وعلیہا الصلاۃ والسلام سے منکر ہوکر اپنے نفس ناپاک کو عیسیٰ بن مریم اور مسیح موعود ٹھہرائے گا اور معجزات باہرۂ مسیح صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عاجز آکر اپنا ناپاک عجز چھپانے کے لئے اُن آیات الٰہیہ رحمانیہ کو جن پر جابجا قرآن عظیم ناطق ہے معاذاللہ مسمریزم (جادو) شعبدۂ شیطانیہ بتائے گا۔ اپنے لئے بادعائے الہام نزول وحی (وحی نازل ہونے کا دعویٰ) اور اللہ کا کلام آنے کا اور منصب نبوت کے حاصل ہونے کا دعویٰ کرے گا اور اس ملعون ادعاء کے بنانے کے لیے آئے دن جھوٹی پیشن گوئیاں بکے گا اور جب روزانہ مجنونانہ بَڑوں کا کذب ظاہر ہوگا یہاں تک کہ خود اُس کی جورو کا پیٹ خود اُس کی تکذیب کرے گا کہ وہ اپنی حاملہ جورو کو اپنے بیٹے کا حمل بتائے گا اور جب جننے کا وقت چوں دم بر داشتم مادہ برآمد کے مضمون کا ظہور ہوگا تو کھسیا کر اپنا عیب چھپانے کے واسطے چار سو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی پیشن گوئیاں جھوٹی بتائے گا۔[2]

کوئی بادعائے تصوف حلول واتحاد (نعوذ باللہ خدا کا کسی ذات میں مل جانا اور ذات باری اور غیر کا ایک ہوجانا یہ کفار مشرکین کا عقیدہ ہے) کا زندقہ والحاد اختیار کرے گا۔ من تو زید عَمرو (ایرے غیرے نتھو خیرے) اپنے آپ اور اپنے مشائخ کو (نعوذ باللہ) خدا بنانے پر مرے گا۔ مخالفت شریعت کو تمغائے (سند) کمال بتائے گا۔ امیر المؤمنین حضرت علی کرّم

---

[1] قولہ کوئی ضروریات دین میں تحریف معنوی کرکے جنت ونار وحشر واجساد الخ یہ عقائد کفریہ پیر نیچر سید احمد کو ئلی کی تفسیر اور پرچہ تہذیب الاخلاق وغیرہ میں ہے۔

[2] قولہ کوئی عقیدہ حقّہ نزول عیسیٰ علیہ السلام سے منکر ہوکر، یہ غلام احمد قادیانی کے دعوے ہیں، اُس کی بہت کتابیں انھیں خرافات سے بھری ہیں۔

مجدد مائتہ حاضرہ مولانا وسیدنا مولوی احمد رضا خان صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند رشید جناب مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب رضی اللہ عنہ نے، الصارم الربّانی علیٰ اِسرافِ القادیانی میں بوجہ بلیغ اُس کے ہذیانات (بیہودہ باتیں) کا قلع قمع (ڈھانا) کیا ہے۔ جزاہ اللہ عنّا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء ۱۲ مولانا عبدالرحمٰن صاحب محجّی زید فیضہم۔

اللہ وجہہ الکریم کی طرف جھوٹی نسبت کے باعث مسئلہ تفضیل (حضرت علی کو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم پر فضیلت دینا۔ یہ شیعاؤں کا عقیدہ ہے) میں عقیدۂ اجماعیہ اہل سنت وجماعت وصحابہ وتابعین۔ یہاں تک کہ خود ارشادات متواترۂ امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے کا منکر ہوکر اس جناب کو خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر قرب الہ وکرامت عنداللہ میں فضیلت دے گا۔ اور خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو ملک داری وملکی بینی وغیرہ دنیوی کمالات میں ترجیح پڑھالے گا۔ کوئی بد لگام (بدزبان) دشمن اسلام بالکل بے حجاب (بے پردہ) ہوکر جامۂ کفروالحاد (کافرو بے دینی کا لبادہ) پہن کر صاف صاف حضرت مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو افضل البشر قبل الانبیاء (انبیاء سے پہلے بھی سب بشر میں افضل) کہے گا۔ جناب امیر وائمہ طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتائے گا۔ بلکہ باتباع نصیریہ (حضرت علی کو خدا ماننے والا فرقہ) معراج میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بمقام دنیٰ فتدلّیٰ میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیدار نصیب ہونا کہے گا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ کی محبت کاذبہ کے دعوے سے صحابۂ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً حضرات عالیہ امیر معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص وحضرت مغیرہ بن شعبہ ابوموسیٰ اشعری بلکہ حضرت طلحہ اور زبیر بن عوام اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان اقدس میں کلمات توہین وتفسیق بکے گا ان پر طعن اوران سے دل میں بغض رکھنے کو لازمۂ محبت امیر المؤمنین جانے گا۔ باتّباع ہوائے نفس (نفسانی خواہش) واِغوائے شیطان لعین (شیطان ملعون کے بہکاوے) میں سماع مزامیر محرمہ بلکہ تماشائے رقص وفواحش میں منہمک رہے گا۔ اسے علاج روحانی جانے گا بلکہ معرفت کے کمال کا ذریعہ اور قرب ربانی کے حصول کا وسیلہ مانے گا۔[1]

[1] قولہ، بادعائے تصوف حلول: آج کل اکثر بے علم متصوفہ (ڈھونگی صوفی) مبطلین کے احوال

کوئی نعوذ باللہ محفل میلاد شریف ولادت منیف کو کنھیا کے جنم سے تشبیہ دیگا۔[1]

کوئی دین کو معجونِ مرّکب بنائے گا۔ دارالندوہ والوں کی تقلید کر کے ندوۂ مخذولہ (ذلیل وخوار) قائم کرے گا۔ سارے کلمہ گویوں (تمام کلمہ پڑھنے والے) چاہے کوئی بھی ہو سب کو حق پر بتا کر اُن سے محبت کرنے کو فرض بتائے گا اور کہے گا سارے فرقوں کے ساتھ محبت نہیں تو ایمان ندارد (ایمان نہیں) ساری بندگی اور فرماں برداری برباد۔ اور ہر شخص اپنی فہم پر (سجھ داری) مکلف جس کو وہ دیانت سمجھے اسی میں اُس کی نجات ہے۔ رب العزت تہتر فرقے والوں کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہے (یہ ملحدانہ عقیدہ ہے) جیسے گورنمنٹ کے یہاں کل رعایا کی ایک ہی حیثیت اور یکساں درجہ ہے)۔[2]

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں تو تم ایسے لوگوں سے دور رہنا اور انھیں اپنے سے دور کرنا کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں، وہ تمہیں بہکا نہ دیں، وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ

ہیں۔ اعلانیہ ان کا یہ شغل روزانہ ہے۔ اِن گمراہوں کا فساد و افساد فی الدین (دین میں فتنہ فساد پھیلانا) فرقہ وہابیہ خبیثہ وہابیہ کے فساد و افساد کے برابر ہے بلکہ سے کچھ زائد ہی ہے۔ مسلمانوں پر جس طرح وہابیوں سے میل جول سے احتراز واجب (ضروری) ہے اُسی طرح اِن جاہلوں کی صحبت سے بھی بچنا واجب ہے کیوں کہ دونوں کے دونوں مائیہ ایمان کے غارتگر ہیں ۱۲ حضرت مجیؒ۔

[1] قولہ کوئی نعوذ باللہ محفل میلاد شریف ولادت منیف الخ۔ یہ اسی براہین قاطعہ لما امراللہ ان یوصل وفتوائے گنگوہی ہے مطبوع دہلی وغیرہ تحریرات وہابیہ ہیں ۱۲۔

[2] قولہ کوئی دین کو معجون مرکب بنائیگا الخ یہ تمام اقوال فرقۂ زائغۂ ندویہ ہیں جو بارہا ندوے کی کتابوں بحوالہ صفحہ علمائے اہل سُنّت کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم بتادئے اور یہ رسائل مطبع اہل سنت۔ بریلی شریف محلہ سوداگران میں موجود ہیں۔ اور کلکتہ (کولکاتا) بمبئ (ممبئ) مدراس (چنئی) امرتسر وغیرہ میں بھی چھپے ہیں۔ ان رسالوں کا شمار سو کے قریب ہے۔ اُن میں فتوی الحرمین نہایت نادر کتاب ہے ہر اہل سُنن پر لازم ہے کہ اس کا کم از کم ایک نسخہ حرز جان کی طرح اپنے پاس رکھیں اور اُس کے مضامین عالیہ اور مطالبہ گرامی کو مستحضر رکھیں (دماغ میں محفوظ) تاکہ بدمذہبوں کی دھوکا دہی سے مصون اور مامون رہے (محفوظ رہے۔ بچے رہے) واللہ الموفق والھادی ۱۲ مولانا عبدالرحمن صاحب۔

حدیث۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابی و اصھاری وسیاتی قوم یسبونھم وینقصونھم فلا تجالسو ھم ولا تشار بوھم ولا تواکلوھم ولاتنا کحوھم۔ (کنزالعمال ص ۱۴۳، ج ۲ حدیث نمبر ۲۰۸۵)۔

ترجمہ وتشریح: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہی کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک میرے لیے اللہ تباک وتعالیٰ اصحاب چنے تو انھیں میرا رفیق میرے خسر الی اور میرے واسطے مدد گار کیا (حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں آپ ﷺ کے سسر تھے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر کی صاحبزادی تھیں اور اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی بیٹی تھیں اور حضرت عثمان ذوالنورین (دونور والے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہٗ ان دونوں کو حضور ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل تھا اور صفت نصرت میں تمام مہاجرین وانصار حضور سید ابرار کے جاں نثار تھے) اور عنقریب اُن کے بعد چند لوگ آئیں گے جو اُن کی شان گھٹائیں گے اور اُنہیں برا کہیں گے (جیسے رافضی جو حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالی عنہٗ اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہیں اور خارجی کو زمانۂ صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان غنی اور حضرت علی وغیر ھما سب صحابہ کو معاذاللہ کافر کہتے ہیں۔ اور جیسے وہابی (محمد بن عبدالوھاب نجدی کے پیروکار) جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہٗ کو بدعتی (یعنی جہنمی بتاے ہیں) بتاتے ہیں اور بیس رکعت تراویح سنت عمر ہے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ اور جیسے ندوی جو تمام دشمنان صحابہ کی تعظیم کرتے ہیں اور اُن کے دشمن رافضیوں اور وہابیوں کو ندوہ

کارکن (ممبر) بناتے ہیں۔ اور اُن کو برادران دینی (اسلامی بھائی) مانتے ہیں۔ تم انہیں پاؤ تو اُن سے شادی و بیاہ مت کرنا۔ اُن کے ساتھ نہ کھانا کھانا اور نہ پانی پینا، نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھنا۔

ابن ابی النجار جو حدیث شریف کی مہارت میں مستند مانے جاتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہٗ سے یوں روایت کرتے ہیں: قال قال رسول اللہِ ﷺ اِنَّ اللہَ اَخْتَارَنِیْ واختارلی اصحاباً وجعل لِیْ مَنْھُمْ وزراء وانصاراً وانّہٗ سیخرج فی آخرِالزمانِ قومٌ ینقصونھم فلا تواکلوھم ولاتشاربوھم ولاتجالسوھم ولاتصلواعلیھم ولا تصلوا معھم۔

ترجمہ: رسول خدا ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزّوجل نے مجھے چن لیا (جیساکہ خود حضور ﷺ نے احادیث صحیحین وغیرہ میں اِس چننے کی مفصل کیفیت بیان کی ہے) اور میرے لیے اصحاب چنے اور اُن میں سے میرے وزیر اور مددگار بنائے۔ اور بے شک عن قریب آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے جو اُن کی شانِ پاک گھٹائیں گے۔ تم اُن کے ساتھ کھانا نہ کھانا، پانی نہ پینا، اُن کے پاس نہ بیٹھنا نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھنا اور اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان مین حضرت ابراہیم بن میسرہ تابعی ثقہ سے پھر ابن عساکر اپنی تاریخ میں اور ابن عدی کامل میں اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پھر ابونعیم حلیہ میں اور حسن بن سفیان اپنی مسند میں معاذ بن جبل سے پھر سنجری ابانہ میں ابن عمر سے پھر ابن عدی ابن عباس سے پھر طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن بسر سے راوی:

وعن إبراهيم بن ميسرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من وقر صاحب بدعة، فقد أعان على هدم الإسلام "(.رواه البيهقى فى (شعب الإيمان 189) مرسلا۔ ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا جس نے کسی اہل بدعت کی توقیر کی تو اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی (مثلاً اُس کے لیے کھڑا ہوا یا اُسے صدر بناکر مجلس

میں بیٹھانا اسے مجلس میں منبر پر بیٹھا کر بیان کروانا جیسے ندوی لوگ کرتے ہیں کہ نیچریوں، اور رافضیوں اور وہابیوں کو علماء کی مسند پر بٹھاتے ہیں اور لکچر کہلواتے ہیں یا اُس کی خدمت کی (بغیر کسی عذر کے جو اس پر مجبور کردے) جو مذہب اسلام کے ڈھانے کے در پئے ہے اور سنی نے اُس کی تعظیم کی تو ضرور اسے مذہب کے ڈھانے پر اعانت (مدد) کی اعاذنا اللہ منہ (اس سے اللہ کی پناہ)۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں افقہ الصحابہ واعلمہم بعدالخلفاء الاربعہ (خلفائے راشدین کے بعد سب سے بڑے فقیہ اور سب سے بڑے عالم) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : (مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِى أُمَّةٍ قَبْلِى إِلاَّ كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لاَ يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ (رواہ مسلم 50) ۔ ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو اُن کی اُمت میں نہیں بھیجا مگر اُن کے لیے اُن کی امت سے کچھ انصار کچھ مددگار اور مخلص احباب اور صحابہ ہوئے جو اُن کے بتائے ہوئے طریقے پر چلتے اور اُن کے حکم کی پیروی کرتے تھے۔ پھر اُن کے بعد کچھ ناخلف لوگ آئے جو وہ کہتے تھے اسے نہیں کرتے تھے اور وہ کرتے تھے جنہیں نہیں کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ تو جو شخص اُن کو دفع کریگا اور اُن کے شر سے اپنی بستی کو محفوظ رکھے گا اور اُن کو اپنی محافل میں اور مساجد میں نہ آنے دے گا تو وہ مومن ہے اور جو شخص عاجز ہے اور زبان اُن کے عقائد فاسدہ (خراب عقیدہ) اور اقوال مردودہ (مردود باتیں) کارد کرے گا اور مسلمانوں

کواُن کی حالت سے اگاہ کرے گا تووہ بھی مسلمان ہے اور جو شخص اس کی بھی قدرت (طاقت) نہیں رکھتا ہواور انہیں دل سے برا جانتا ہواور اُنکو بے دین سمجھ کرکنارہ کشی کرے، اُن سے میل جول نہ رکھے تووہ بھی مسلمان ہے۔

خلاصہ حدیث: یعنی انبیائے سابقین کی مثل میری امت میں بھی ناخلف آئیں گے جیسے وہابی ندوی جو کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں۔ جن باتوں میں اِطاعت کا حکم ہے اُن کی اطاعت نہیں کرتے اور جن باتوں کے نہیں کرنے حکم ہے بلکہ ممنوع (منع) اور ناجائز ہیں اُن کو نہایت شوق ذوق سے کرتے ہیں اور اُن کو دین بتاکر دین کی آڑ میں دنیا کماتے ہیں اور ہم تو ڈوبے تھے تم کو بھی لے ڈوبیں گے کے مصداق بن کر اپنا ایمان اور عوام بیچارے کا ایمان کھوتے ہیں ایسوں کے واسطے حضوراکرم ﷺ نے فرمایا جیساکہ آپ نے ابھی حدیث پاک ملاحظہ فرمایا۔ احادیث صحیحہ اس بارے میں اور بھی ہیں کہ اہل بدعت یعنی خلاف سنت سے اجتناب (پرہیز) ضروری ہے اور اُن سے احتراز (علیحدگی) واجب شرعی ہے۔ احادیث بکثرت وارد ہیں اُن کے ذکر میں نہایت طوالت ہے اور خلاصہ سب کا حاصل یہی ہے کہ جو لوگ اہل سنت کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں گوایک ہی عقیدہ میں اختلاف کرتے ہوں وہ مستحق قہر قہار اور مورد لعنت جبار ہیں (اللہ تعالیٰ کے قہر مستحق اور اللہ کی لعنت کے حقدار)۔

صحیح مسلم شریف میں ہے: "من أحدث فیھا حدثاً أو آوی محدثاً فعلیه لعنة اللّٰه" جس نے من گڑھت حدیث بیان کی تواُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

اور جو شخص اہل سنت کا عقیدہ رکھتا ہے اور سر موکسی عقیدے میں خلاف نہیں کرتا اور شریعت پر چلنے میں بالکل سنیوں کی موافقت کتا ہے لیکن بدعتیوں، وہابیوں، ندویوں کی وغیرہ ک مدد حمایت کرتا ہے اُن کو پناہ دیتا ہے اُن کا تھانگی بنا رہتا ہے وہ بھی اُن کا ساتھی اور لعنت کا حصہ بانٹنے میں ساجھی ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ إِلَی ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِیھَا حَدَثًا، أَوْ آوَی مُحْدِثًا،

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا ۔ (روى البخاري (1870)، ومسلم (1370) اوردہٗ الامام ابن حجر المکی الهیتمی فی صواعقہٖ ونحوہٖ فی الصحیحین۔

حررہٗ العبد المسکین المتشبث بذیل شفاعة سید المرسلین خادم الاحادیث والآثار۔

وصی احمد الحنیفی السنی الحنفی

تقریظات و تصدیقات

اکابرین علمائے اہل سنت

تقریظ جلیل

امام اہل سنت فخر دین وملت سیدی اعلیٰ حضرت مجدد اہل سنت حضور امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہٗ

الحمد للہ ربّ العالمین وافضل الصلاۃُ علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین محبوب الٰہِ السمٰوات والارضین خلیفۃ اللہ الاعظم و قاسم جمیع الاٰلاء والنعم فی الدنیا والدین محمد والٰہٖ وصحبہٖ اجمعین والائمۃِ المجتہدین والاتباع المقلدین باحسانِ الیٰ یوم الدین۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ جواب موضح صواب کاشف حجاب عجب العجاب لب لباب رشحۂ قلم حق رقم حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ کنز الکرامہ جبل الاستقامہ مستحق الزعامہ مولانا الاسد الاسدّ الاشد الارشد الامجد الاوحد مولانا مولوی محمد وصی احمد حنفی حنیفی محدث سورتی نزیل پیلی بھیت ادام اللہ فیوضہٗ لاہل التثبیت ومکّن سیوفہٗ من رؤس اہل الزیغ والتبکیت مطالعہ کیا الحمد للہ وضوح حق نے سرور دیا۔ حق سبحانہٗ مولانا ممدوح دام بالعز والفتوح کو جزائے خیر بخشے اور اہل سنت حفظہم اللہ تعالیٰ کو اس زمن پر فتن ومحن میں اس پر عمل کی توفیق دے۔ انہٗ ولی ذالک والقدیر علیہ والعون منہٗ والمصیر الیہِ الاوانہٗ لحق الیقین وانہٗ لحسرۃ علیَ الکٰفرین وانہٗ لغیظ المعتدین وانہٗ لفیض للمہتدین فسبح باسمک َالعظیم سبحٰن اللہِ ربِّ العرش الکریم والحمد للہِ ربِّ العٰلمین واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ جلّ مجدہٗ واتم۔۔

کتبہٗ عبدہُ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہٗ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

محمدی سُنّی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبدالمصطفےٰ احمد رضا خان

تصدیقات علماء

هٰذا هو الحق الصریح ومن عمل بہ فهو نجیح

ابو محمد دیدار علی محدث الوری الرضوی السنی الحنفی المجددی

نحمده ونشکرهٗ علیٰ الاٰیہ والصلاۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیائہٖ واصحابہٖ المتادبین باٰدابہٖ للہ درّ من اجاب واصاب فلاشکّ ولاارتیاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع و الماٰب فی کل باب

الساطر الوازر خادم السنہ واہل السنہ محمد وحید المدعو بعبد الصدیق سقاہ اللہ کاس الرحیق وجعلہ من ارباب التصدیق والتوفیق۔

الجواب جاءَ بالحق والصواب

محمد رحیم بخش عفی عنہٗ مدرس مدرسہ حنفیہ۔ آرہ

قد صح الجواب و اناالعبد المفتقر الی اللہ العزیز القوی

محمد عبدالعزیز البھوساھوی

جاءَ الْحق وزھق الْبَاطل

خادم الطلبہ ابوالولی محمد عبدالرحمٰن محبیؔ صدیقی محمدی سنی حنفی قادری پوکھریروی غفرلہ ربہ

بیشک یہ جواب حق ہے۔

فقیر حقیر سید محمد مقصود عالم حنفی قادری نقشبندی عفی عنہ وعن والدیہ

محبِّ اعلیٰ حضرت سرکار مجبی رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ کے آئینے میں

از: ریحان رضا انجم مصباحی

تعارف	ماہ تاریخ	سن
ولادتِ باسعادت	۱۴/ رجب بروز جمعہ مبارکہ	۱۲۷۲ھ ۲۱/ مارچ ۱۸۵۶ء
رسم بسم اللہ خوانی والد ماجد نے کرائی	اوائل صفر	۱۲۷۶ھ
تکمیل حفظ قرآن مقدس		۱۲۷۹ھ
تکمیل تعلیم		۱۲۸۸ھ
مرشد گرامی شہزادۂ غوث اعظم سید نور الحلیم شاہ کاشغری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات وبیعت	اوائل ربیع الغوث	۱۲۹۲ھ
سرکار داتا نور الحلیم شاہ کاشغری نے اپنا خلیفہ وجانشین منتخب فرمایا	پہلی مرتبہ بارہ روز صحبت مبارک کے بعد	۱۲۹۲ھ
وصال والد ماجد استاذ الاساتذہ علامہ منیر الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲/ رجب المرجب	۱۲۹۷ھ
وصال والدہ ماجدہ	۹/ ذی قعدہ	۱۳۰۱ھ

عقد مسنون	۲۲؍شوال المکرّم	۱۳۰۳ھ
خلف اکبر و جانشین علامہ ولی الرحمٰن کی ولادت	۱۳؍محرم الحرام	۱۳۰۵ھ
وصال مرشد برحق سرکار داتا نور الحلیم کاشغری رحمۃ اللہ علیہ	۳؍ربیع النور	۱۳۰۶ھ
انجمن نور اسلام کا قیام	۲۳؍محرم الحرام	۱۳۰۸ھ
مدرسہ نور الہدیٰ کا قیام	۵؍شوال المکرم	۱۳۱۰ھ
سرزمین (1) پوکھریرا پر چار روزہ تاریخ ساز کانفرنس	۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ صفر المظفر	۱۳۱۸ھ
امام اہل سنّت اعلیٰ حضرت کو اسی کانفرنس میں تشریف لانا تھا نہ لا سکے۔ لیکن ایک جبہ اور خط ارسال کیا۔ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں اپنے والد ماجد کے قائم مقام بن کر پہلی بار پوکھریرا تشریف لائے۔ ان کے علاوہ دیگر قابل ذکر علمائے کرام مندرجہ ذیل ہیں: خاتم المحدثین حضرت علامہ محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ عبد السلام جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ الحاج الشاہ حمد اللہ کمال الدین پشاوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ ابو محمد محمد دیدار علی الوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ **نوٹ:** پوکھریرا میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں پوکھریرا کے کنوئیں تالاب کا پانی ناکافی ہوگیا جس کے سبب جم		

---

(1) اس کانفرنس کی خصوصیت یہ تھی کہ جلسہ گاہ چہار جگہ علم کی گئی علما کا اسٹیج بنا تھا، اور جس عنوان پر اول اسٹیج پر تقریر کرنی ہے وہی تقریر موصوف کو بقیہ اسٹیج پر کرنی تھی غالباً یہ صورت لاؤڈ اسپیکر نہ ہونے کے سبب متعیّن کی گئی ہو۔

غفیر کی تشنگی بجھانے کے لیے علماے اہل سنّت کی موجودگی میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے پہلا پھاوڑا زمین پر مارا پھر ایک صاف وشفاف ایسا چشمہ جاری ہوا کہ جملہ شرکار کانفرنس کے لیے کافی ہوگیا یہ جگہ مدرسہ نور الہدیٰ سے مغرب کی جانب دریا کی آغوش میں ہے اس جگہ کا پانی آج تک کبھی خشک نہیں ہوا۔		۱۳۱۸ھ
غیر مقلد سے تقلید کے موضوع پر مولوی محمود بالاساتھوی سے تاریخی مناظرا ہوا۔ اور مولوی محمود نے مجمع عام میں وجوب تقلید کو تسلیم کیا۔	۱۱،۱۲ رجب	۱۳۲۰ھ
علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مولوی عبدالوہاب دیوبندی دربھنگوی سے مناظرہ	جمادی الاول	۱۳۲۱ھ
پنج روزہ کانفرنس بمقام پوکھریرا	اواخر صفر	۱۳۲۴ھ
اس کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال اور سرکار محشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات پر ابوالمساکین علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی نے منظوم کتاب تحریر فرمائی بنام "توضیح ملل"		۱۳۲۵ھ
وہابیوں کو مسجد سے نکالنے سے تعلق حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے استفتا فرمایا جواب آنے کے بعد اس رسالہ پر آپ نے مفید حواشی تحریر فرما کر شائع فرمایا۔	۲۸/ ذی قعدہ	۱۳۲۱ھ
"دیور بھاوج" غیر محرمات سے پردہ پوشی سے متعلق جو آیات کریمہ واحادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں ان سب کی تشریح وتفصیل منظوم تحریر فرمائی۔		۱۳۰۹ھ
"تمسك اقوىٰ باحاديث نبي الانبياء" دربھنگہ ضلع موجودہ مدھوبنی کے بسفی علاقہ کی عوام اہل سنّت نے وہابیوں کی		

ایمان سوز تحریک سے عاجز آکر جب آپ سے فریاد کی تو آپ نے یہ کتاب دو حصوں میں تحریر فرماکر ارسال فرمایا		۱۳۲۲ھ
"تعلیم التفسیر مجلیٰ" آپ اپنی درس گاہ میں قرآن حکیم کی تفسیر کا جو اپنے خلف اکبر حضرت مولانا ولی الرحمٰن کی جماعت کو درس دیتے تھے، اُسے تحریری شکل میں تیار کر کے ماہنامہ تحفۂ حنفیہ میں قسط وار شائع فرمایا۔ پہلی قسط		۱۳۱۹ھ
ترجمہ نسائی شریف بنام "نور الهدىٰ في ترجمة المجتبىٰ" پوکھریرا سے شائع ہونے والا پندرہ روزہ رسالہ میں قسط وار شائع فرمایا۔		
"الجواب المستحسن في رد هفوات المرتضىٰ حسن" امام اہل سنّت سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگوی کے افترا سے پُر تحریر کا مسکت جواب شائع فرمایا		۱۳۲۸ھ
"ثبات بحیات حبیب المعروف بہ تحفۂ مجلی لعطا مولیٰ" علاقہ ترہت میں مولوی اشرفعلی کی آمد ہونے والی تھی جس پر ان کے متبعین نے سنیت کے خلاف خباثت سے پر ایک پوسٹر شائع کیا جس کا جواب لکھتے ہوئے اخیر میں مولوی اشرفعلی کو چیلنج مناظرہ کرتے ہوئے ایک تاریخی خط بھی تحریر فرمایا۔ (یہ کتاب بریلی شریف سے شائع ہوئی)		۱۳۴۶ھ
"چہک بلبل ناداں" معروف بہ حدیث وہابیاں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور شاہ مسعود کی شاطرانہ سازشوں پر علمائے حق اور شاہ ترکی کی جرأت ایمانی و حقانی پر نادر و نایاب تحریر جو ماہنامہ تحفۂ حنفیہ پٹنہ میں قسط وار شائع ہوئی	ربیع النور	۱۳۲۰ھ
"احکام حق" ۳۵۰، صفحات پر مشتمل بصیرت افروز کتاب		۱۳۱۷ھ

"غرۃ محجلین المعروف بہ نور اسلام" حصہ اول، دوم ارکان اسلام پر عالمانہ وعارفانہ سیر حاصل تحریر		۱۳۴۶ھ
"نور الطلاب فی علم الانساب" سیرت رسول اکرم ﷺ واہل بیت اطہار پر دو حصوں میں۔		۱۳۳۳ھ
"دستور السواک" مسواک کی فضیلت و مسنون طریقہ پر مشتمل۔		۱۳۱۷ھ
"شش تکبیر عید واجب" یہ بھی وہابیوں کی رد میں تحریر فرماکر شائع فرمایا۔	ماہ اگست	۱۳۲۹ھ
مکمل قرآن مقدس کا فارسی ترجمہ (قلمی نسخہ موجود ہے)		
"آل انڈیا سنی کانفرنس" صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر ملک گیر پیمانے پر منعقد ہونے والی صوبۂ بہار کی پہلی کانفرنس پوکھریرا میں منعقد ہوئی۔ **جس میں مندرجہ ذیل علما خاص طور پر شریک تھے:** (۱) شہزادۂ حضور حجۃ الاسلام علامہ الحاج حامد رضا خان قادری بریلی شریف۔ (۲) محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد اشرفی کچھوچھہ مقدسہ (۳) مفسر قرآن حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین رضوی مراد آباد۔ (۴) بادۂ الست حضرت الحاج نعمت علی عرف خاکی بابا رحمۃ اللہ علیہ **مجلس منتظمہ کی کمان مندرجہ ذیل علما کے ہاتھوں میں تھی:** (۵) حضرت علامہ مولانا ولی الرحمان قادری علیمی رحمۃ اللہ علیہ (۶) حضرت علامہ مولانا شفاء الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ (۷) حضرت علامہ مولانا حکیم عطاء الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	خلف اکبر سرکار مجیٰ بھتیجہ وداماد سرکار مجیٰ خلیفہ وداماد سرکار مجیٰ	۱۳۲۴ھ

(۸) حضرت علامہ شرف الدین قادری	داماد سرکار محجیٰ	
سرکار محجی کی تحریروں سے معلوم ہوا کہ آپ کے شاگردوں کی مجموعی تعداد تقریبا ۳۰۰۰/ تھی۔		۱۳۴۶ھ
"نور الہدیٰ" پندرہ روزہ رسالہ آپ کی تحریروں سے آراستہ جاری ہوتا تھا۔		۱۳۴۲ھ
وصال پُرملال سرکار محجیٰ علیہ الرحمۃ والرضوان	۱۸/ جمادی الاولیٰ	۱۹/ ستمبر
نماز جنازہ خلف اکبر علامہ ولی الرحمٰن علیمی نے پڑھائی	۱۳۵۱ھ بروز پیر	۱۹۳۲ء
سرکار محجی کے وصال کی خبر جب حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو بریلی شریف میں ملی تو آپ نے فوراً قرآن خوانی کا حکم فرمایا پھر بعد قرآن خوانی ایک تعزیتی محفل منعقد فرمائی جس کا اختتام آپ کی دعاؤں پر ہوا۔		۱۳۵۱ھ

شرکاے عرس چہلم:

(۱) شہزادۂ حضرت حجۃ الاسلام علامہ الحاج الشاہ محمد حامد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف

(۲) محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ مقدسہ۔

(۳) فقیہ اعظم ہند حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مصنف بہار شریعت)

(۴) ملک العلما حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ مصنف صحیح البہاری)

(۵) محقق عصر حضرت علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی۔ مدیر تحفہ حنفیہ، پٹنہ بہار۔

(۶) حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بہاری، سابق صدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۷) محدث بہار حضرت علامہ مولانا محدث احسان علی صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تصنیفات محشّی کے ناشرین و مہتمین:

(۱) فقیہ اعظم ہند صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (مصنف بہار شریعت)

(۲) قاضی عبد الوحید فردوسی، مالک مطبع پٹنہ

(۳) نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مولانا ابراہیم رضا خان جیلانہ میاں رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف)

(۴) ابو السالکین حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ پیلی بھیت شریف۔ (مدیر ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ)

(۵) ملک العلما حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رضوی علیہ الرحمہ والرضوان (مصنف صحیح البہاری)
(۶) خادم عارفاں جناب عابد علی خاں صاحب (لکھنؤ)
(۷) سید فضل کریم، پٹنہ

تصنیفاتِ مجیبؔ پر تقریظات و تصدیقات لکھنے والے حضرات:

(۱) مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان۔
(۲) خاتم المحدثین حضرت علامہ مولانا وصی احمد صاحب سورتی رحمۃ اللہ علیہ
(۳) محدث کبیر علامہ شاہ رحیم بخش رضوی رحمۃ اللہ علیہ۔ سابق شیخ الحدیث فیض الغربا، آرہ بہار۔
(۴) مدفن بے مثیل حضرت علامہ مولانا ابو نعمان محی الدین اعجاز حسین مجددی رحمۃ اللہ علیہ (۵) حضرت علامہ مولانا شاہ سید مقصود عالم نقش بندی رحمۃ اللہ علیہ
(۶) حضرت علامہ مولانا ابو محمد دیدار علی سنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ریاست الور۔
(۷) رئیس عظیم آباد حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مالک و مہتمم ماہنامہ "تحفہ حنفیہ" پٹنہ و مطبع اہل سنّت پٹنہ۔
(۸) حضرت علامہ مولانا شاہ فدا احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ
(۹) حضرت علامہ مولانا محمد ارشد علی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت علامہ مولانا عنایت اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولد جناب حبیب اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت علامہ مولانا امانت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رامپور
(۱۳) عاشق اولیا جناب شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆

فہرست تصنیفات سرکار مجی

ترتیب: اسیر مجی ریحان رضا انجم مصباحی

نمبر شمار	اسمائے کتب
۱	نورالایمان في ترجمة القرآن (بزبان فارسی قلمی نسخہ)
2	تعلیم التفسیر محبی — المعروف تفسیر مجی — اُردو
3	نورالاحادیث
4	غرّہ محجلین — المعروف نور اسلام — حصہ اول
۵	غرّہ محجلین — المعروف نور اسلام — حصہ دوم
٦	نور الطلاب في علم الانساب المعروف — فضائل نام ونسب اول
۷	نور الطلاب في علم الانساب المعروف — فضائل نام ونسب دوم
۸	تمسك اقوی باحادیث النبی الانبیاء
۱۰	تعلیماتِ مرغوب مجی — فارسی/اردو
۱۱	الحبل القوی لهداية الغوی المعروف — اثباتِ تقلید شرعی
۱۲	نور الهدیٰ في ترجمة المجتبیٰ

	المعروف — عظمت امام اعظم
۱۳	چہک بلبل ناداں — المعروف حدیث وہابیاں
۱۴	دیور بھاوج — المعروف غیر محرم کا شرعی حکم
۱۵	بارہ ماسہ محشّیٰ — اُردو
۱۶	بارہ ماسہ ہندی
۱۷	دستور السواك المعروف مسواک کے آداب و فضائل
۱۸	ثبات بحیات حبیب المعروف تحفہ محبی لعطا مولیٰ
۱۹	الجواب المستحسن فی رد هفوات المرتضیٰ حسن
۲۰	شش تکبیر عید واجب — معتبر رسالہ
۲۱	خطبہ عید الفطر — معتبر و مستند
۲۲	خطبہ عید الاضحیٰ — معتبر و مستند
۲۳	نور الجمعہ — مسائل جواز جمعہ
۲۴	نور المغیب حصہ اول
26	نور کلید — حصّہ دوم نور المغیب
27	نور الجواب
28	نور السلام — وظائف میں مستند رسالہ
29	نور بخشش (مجموعہ کلام)
30	لا بری عذاب القبر
31	معلوماتِ محشّیٰ — سینہ کی ادویات قلمی
32	قند طفلاں — حصہ اول

قند طفلاں —— حصہ دوم	33
شمع شبستان —— معقول جواب	34
دیوبندی کا ابطال تلمیذ	35
احکام حق	36
انفع الشواهد لمن يخرج الوهابين عن المساجد	37
موعظ حسنہ	38
ترجمہ نسائی شریف	39
الجرح	40
فروغ ہالہ المعروف نجم المیلاد (مصنفہ شہزادئ مجبی نجم النساء)	41

☆☆☆